بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

لاہور، پاکستان

الفضل

یوم سہ شنبہ

جلد ۲ | ۲۰ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۷ھ | ۲۰ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۸۷

شرح چندہ

سالانہ ... ... ۲۱ روپے
ششماہی ... ... ۱۱ روپے
سہ ماہی ... ... ۶ روپے
ماہوار ... ... ۲½ روپے

قیمت

فی پرچہ :- ۱ر

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت درد گردہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔

اقلیتوں کے حقوق کے متعلق سمجھوتہ کی تفصیلات

بین المملکتی کانفرنس کے اہم فیصلوں کا اعلان

کلکتہ ۱۹ اپریل۔ بین المملکتی کانفرنس میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تمام امور کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ آج پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر غلام محمد اور ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر کے سی نیوگی نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے معاہدہ کی تفصیلات بیان کیں جن کا بیشتر حصہ اقلیتوں کے حقوق سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ اس معاہدہ کی رو سے دونوں حکومتوں نے تسلیم کیا ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی تمام تر ذمہ واری اس حکومت پر عائد ہوتی ہے جس میں کہ وہ آباد ہیں۔ دونوں حکومتیں ایسے حالات پیدا کریں گی کہ جن سے اقلیتیں ترک وطن کا خیال ہی چھوڑ دیں۔ نیز جو اپنے آبائی وطنوں کو چھوڑ کر ایک حکومت سے دوسری حکومت میں جا آباد ہوئے ہیں اگر وہ واپس آکر آباد ہونا چاہیں تو دونوں حکومتیں ان کی واپسی کے لئے سہولتیں بہم پہنچائیں گی۔ دونوں حکومتوں میں تمام باشندوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا۔ اور انہیں ایک ہی جیسے حقوق حاصل ہوں گے اقلیتوں کے ساتھ کوئی تفریق نہیں کی جائیگی۔ دونوں حکومتیں اپنے اپنے ملازمین اور کارندوں کو اچھی طرح سمجھا دیں گی کہ اگر ان ذمہ واریوں کی ادائیگی میں کوتاہی برتی گئی یا تعصب سے کام لیا گیا تو ایسی سزا دی جائے گی جو دوسروں کے لئے عبرت کا باعث ہوگی۔ نیز یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ حصولِ مقصد کے لئے اخباروں کا تعاون نہایت ضروری ہے چنانچہ اخباروں کو ایسی خبریں شائع کرنیکی اجازت نہیں دیجائیگی جنمیں ایک دوسرے کے خلاف جنگ چھڑ جانیکا امکان ظاہر کیا گیا ہو۔ یا جو دونوں حکومتوں کے مابین تعلقات پر بُری طرح اثر انداز ہوتی ہوں۔ نیز مرکزی اور صوبائی وزرا مقررہ وقفوں کے بعد ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہیں گے۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کے مخصوص امور کے متعلق سمجھوتہ کرنے کے لئے ایک علیحدہ کانفرنس منعقد کیجائیگی۔

امن کونسل میں مسئلہ کشمیر کے نئے حل کا ردِ عمل

نئی تجاویز پر پاکستانی وفد کا اعتراض

لیک سکیس ۱۹ اپریل۔ مسئلہ کشمیر کے متعلق آج رات سلامتی کونسل کا پھر اجلاس ہوگا جس میں سمجھوتہ کی نئی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ اور امید ہے ہندوستان و پاکستان کے نمائندے ان تجاویز کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ غیر رسمی طور پر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان ریزولیوشن کی بعض دفعات پر اعتراض ہے اور وہ اپنے اپنے نقطہ نگاہ کے مطابق اس میں ترمیمیں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان کو اس کے متعلق سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس میں ہندوستانی فوجوں کو کشمیر میں موجود رہنے اور شیخ عبداللہ کی حکومت کو کسی شکل میں برقرار رہنے کی اجازت دیکر ہندوستان کے حق میں فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ بہرحال کونسل کے اکثر ممبران پُر امید ہیں۔ آج کے اجلاس میں روسی نمائندہ بھی شریک ہوگا۔

کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کی قرارداد

لیک سکیس ۲۰ اپریل۔ آج رات سکیورٹی کونسل نے پھر مسئلہ کشمیر پر غور و خوض شروع کیا۔ بلجیم، کینیڈا، چین، کولمبیا، برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں کی طرف سے ایک قرارداد پیش کی گئی۔ جس میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ حکومت پاکستان قبائلیوں کو کشمیر کی حدود سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اور جب تمام قبائلی وہاں سے نکل جائیں تو پھر حکومت ہند اپنی فوج کی تعداد کو بھی کم کر دے اور استصواب رائے کے لئے ایک ایسا ادارہ قائم کرے جس میں تمام بڑی بڑی جماعتوں کو نمائندگی حاصل ہو۔ قرارداد کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:——

(باقی صفحہ ۸ کالم ۳)

ہندوستان کو جمعیت اقوام سے علیحدہ ہونیکا مشورہ

نئی دہلی ۱۹ اپریل۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے رکن سردار موہن سنگھ سوہنی نے کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں حکومت ہندوستان کو فوری طور پر جمعیت اقوام سے تمام تعلقات منقطع کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ نیز کشمیر کی بحث کا حوالہ دیتے ہوئے اقوام عالم پر تنگ نظری اور خود غرضی کا الزام لگایا ہے۔

جمہوریہ چین کا نیا صدر

نانکنگ ۱۹ اپریل۔ آج نیشنل اسمبلی نے نئے آئین کے ماتحت مارشل چیانگ کائی شیک کو جمہوریہ چین کا پہلا صدر منتخب کر لیا۔ آپ کے حق میں ۲۴۳۰ ووٹ پڑے اور آپ کے حریف جو جو ڈیش کونسل کے صدر ہیں کُل ۲۶۹ ووٹ حاصل کر سکے۔

سردار نشتر کی نئی ذمہ واری

کراچی ۱۹ اپریل۔ پاکستان کے وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے مسٹر منڈل کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے عارضی طور پر قانون اور لیبر کے محکموں کا چارج بھی لے لیا ہے۔ ان کے صحتیاب ہو جانے پر اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیںگے۔

مغربی پنجاب میں مہاجر

مردم شماری مکمل ہوگئی

لاہور ۱۹ اپریل۔ مغربی پنجاب کی مردم شماری کا کام مکمل ہو گیا ہے اس سلسلے میں اعداد و شمار کا جو اعلان ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی پنجاب میں کُل ۴۵ لاکھ ۸۶ ہزار ۹ سو اکاسی مہاجر آئے۔ اس تعداد میں جموں و کشمیر سے آئے دو لاکھ مہاجرین بھی شامل ہیں۔ ان میں ۳۶ لاکھ ۹ ہزار دیہاتی علاقے میں آباد کئے گئے۔ اور ۱۲ لاکھ ۲۲ ہزار کو شہروں میں بسایا گیا۔ ۶ لاکھ ۴۱ ہزار ابھی کیمپوں میں ہوئے ہیں۔

ضلع لاہور میں اس وقت پناہ گزینوں کی تعداد دس لاکھ سے اُوپر ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۸ء

مغربی پنجاب میں سکھ گوردوارے

مسٹر آئن سٹیفنز نے مغربی پنجاب میں جو ن دورہ کیا ہے۔ اس کی مختصر روئداد ن مین میں شائع کی ہے۔ آپ نے لکھا ہے آپ امرتسر میں پہنچے۔ تو وہاں بڑے سکھ لیڈروں اور عوام نے بھی یہی ماہر کیا۔ کہ مغربی پنجاب میں سکھ واروں کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی۔ جو ن پاکستان حکومت وقتاً فوقتاً دلاتی رہی ردواروں کی حفاظت کی جا رہی ہے بین نہیں کیا جاتا رہا۔ کیونکہ سکھوں انوں کے تعلقات ابھی تک ناخوشگوار ہے ہیں۔

پنے لاہور پہنچکر مسلمان واقف کاروں کا ذکر کیا۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ دونوں اور مرکزی حکومتوں کی طرف سے آپکو دعوت دی گئی۔ کہ جس گوردوارہ کو چاہیں دیکھ لیں۔ چنانچہ آپ نے کئی ایک اروں کو دیکھا۔ جن میں ننکانہ صاحب سے ملحقہ تین گوردواروں بال لیلا۔ احب اور چھیویں بادشاہی بھی شامل پ نے ڈیرہ صاحب گوردوارہ نزد سجد لاہور اور مڑی مہاراجہ رنجیت سنگھ تھا۔ اور اندر باہر پھر کر ہر طرح سے رنے کے بعد یقین دلایا ہے کہ ان کسی کو بھی کچھ نقصان نہیں پہنچا۔ اور خاطرخواہ حفاظت ہو رہی ہے۔ ننکانہ صاحب نے فوٹو بھی لئے۔ وہاں سکھ محافظ ود ہیں۔ اور مذہبی رسومات بھی باقاعدہ ہیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ ایک غیر جانب دار ت نے مغربی پنجاب میں دورہ کرنے دواروں کا ملاحظہ کیا۔ اور انکے متعلق لات دنیا کے سامنے پیش کئے۔ کی رواداری اور نیک نیتی کا یہ ایک ثبوت ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ن کے بعد سکھوں کے دل میں مسلمانوں ے جو بدگمانیاں خاص کر گوردواروں جاگزیں ہو چکی تھیں وہ رفع ہو جائیں گی۔ ہم نے ان کالموں میں پہلے بھی کئی بار یہ بتایا ہے کہ پاکستان میں گوردواروں اور ہندوؤں کے مذہبی مقامات کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور ان کے ساتھ کسی قسم کا توہین آمیز سلوک نہیں کیا جاتا۔ پاکستان حکومت نے بھی یہ اطمینان دلایا۔ مگر چونکہ سکھوں کے دل میں چور تھا۔ انہوں نے خود اس رواداری کو مدنظر نہیں رکھا تھا۔ اس لئے ان کو یقین تھا کہ ان کے گوردواروں سے بھی یہاں وہی سلوک کیا جا رہا ہے۔ جو وہ مسجدوں اور مسلمانوں کے مذہبی مقامات کے ساتھ کر رہے ہیں۔ لیکن شکر ہے کہ اب اس غیر جانبدار رپورٹ سے حقیقت کھل گئی ہے۔ اب کوئی وجہ نہیں ہے کہ سکھ اپنے دل میں کوئی بدظنی رکھیں۔ ہمیں امید ہے کہ اس کا اثر اچھا ہوگا اور جو نقصان وہ مساجد یا دیگر اسلامی مذہبی مقامات کو پہنچا چکے ہیں۔ اس کی جلد از جلد تلافی کریں گے۔

نئی قرارداد

حکومت ہند نے انجمن اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں کشمیر کا جو دعویٰ دائر کر رکھا ہے۔ اس میں اس نے پاکستان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ قبائلیوں کو اپنے علاقہ میں سے کشمیر میں داخل ہونے دیتا ہے۔ اور حملہ آوروں کو کئی اور طریقوں سے مدد دیتا ہے۔ پاکستان نے اپنے جواب میں اس سے صاف انکار کیا ہے۔

اب جو قرارداد حفاظتی کونسل میں اس مسئلہ کے حل کے لئے پیش ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرارداد سراسر ہند کے حق میں ہے۔ واضعین نے ہند کے عاید کردہ الزام کو صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ اسلئے پاکستان پر یہ فرض عائد کیا ہے۔ کہ وہ قبائلیوں کو وہاں سے نکال دے۔ اور اپنے لوگوں کو بھی نکال لے۔ اور انکو وہاں جانے سے روکے۔ اور ہر قسم کی مدد سے ہاتھ اٹھالے۔ اگر پاکستان اس قرارداد کو منظور کرے۔ تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ وہ ہندوستان کے دعویٰ کا اقبال کرتا ہے۔ یہ تو صریحاً پاکستان کے ساتھ ظلم ہے کہ اسے ایسی قرارداد کے ماننے پر مجبور کیا جائے۔ جو اس کے جواب دعوے کے سراسر منافی ہے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ حفاظتی کونسل کے پاس کوئی طاقت موجود نہیں۔ کہ وہ اپنے فیصلہ کو بزور منوا سکے۔ بعض وقت فیصلہ کے لئے اور محض سمجھوتے کی خاطر فریقین ایسی باتیں بھی فرضی طور پر مان لیا کرتے ہیں۔ جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوتا ہے جب سمجھوتے کی پوری پوری امید ہو۔ اور سمجھوتہ پر عمل کیا جانا سو فیصدی یقینی ہو۔

پھر اس قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے پاکستان یہ کرے تو پھر بعد میں ہند اس زائد فوج کو وہاں سے نکالے۔ یہ شرط تو اور بھی ناانصافی پر مبنی ہے۔ بالفرض اگر پاکستان آزاد کشمیر فوج میں شامل ہونے والے قبائلیوں کو نکالنے پر قادر بھی ہو جائے۔ تو پھر اس کی کیا ضمانت ہے کہ ہند اپنی زائد فوج کو وہاں سے نکال لیگا۔ اس کے تو یہ معنی ہیں کہ تمام کشمیر بغیر فتح کے ہند کے حوالے کر دیا جائے۔ جب اسی طرح بغیر لڑائی کے اس کو کشمیر مل جائے۔ تو اس کو اور کیا چاہیئے۔ باقی رہی یہ بات کہ حفاظتی کونسل ایسی صورت میں کچھ کر سکیگی۔ تو یہ محض وہم ہے۔ کیونکہ اگر حفاظتی کونسل کچھ کر سکتی ہوتی۔ تو وہ ہند کو اتنی رعائتیں ہی کیوں دیتی۔ حالانکہ یہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ ایسی قرارداد کے اصولوں کے مطابق غیر جانبدار استصواب رائے ناممکن ہے۔

نہریں کیوں بند ہوئیں

خبر ہے کہ شملہ میں مشرقی اور مغربی پنجاب کے نمائندوں میں نہر اپر باری دوآب اور نہر دیپالپور کے پانی کی سپلائی کے متعلق گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے اس خیال کی تردید کی ہے کہ پانی ناجائز دباؤ ڈالنے کے لئے بند کیا گیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ دسمبر ۱۹۴۷ء میں دونوں پنجابی حکومتوں کے درمیان ان انہار کے پانی کے متعلق ۳۱ مارچ تک معاہدہ طے پایا تھا۔ اور میعاد ختم ہونے سے پیشتر کئی مرتبہ حکومت مغربی پنجاب کو مطلع کیا گیا تھا۔ کہ نیا معاہدہ کر لیا جائے۔ مگر حکومت مغربی پنجاب کے مسلسل سکوت کی وجہ سے پانی بند کر دیا گیا۔

خواہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے کسی نیت سے پانی بند کیا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ معاہدہ اگر ۳۱ مارچ تک تھا۔ تو مغربی پنجاب کی حکومت کا فرض تھا کہ وہ معاہدہ ختم ہونے سے پہلے نیا معاہدہ طے کرتی۔ اس میں سراسر کوتاہی ہماری حکومت کی ہے۔ اور اگر یہ بات بھی درست ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے کئی بار نیا معاہدہ طے کرنے کے متعلق کہا تھا۔ تو ہماری حکومت پر سستی اور فرض ناشناسی کا الزام اور بھی سختی سے عاید ہوتا ہے۔

آخر ہماری حکومت کے ارباب حل و عقد کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ مشرقی پنجاب کی حکومت میعاد کے بعد جب چاہے پانی بند کر سکتی ہے۔ جب ہم اپنے فائدہ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ تو دوسری حکومت کو کیا پڑی ہے کہ وہ خواہ مخواہ ہمارا غم کھاتی پھرے۔

ہمیں صحیح علم نہیں کہ آیا مشرقی حکومت نے میعاد ختم ہونے سے پہلے ہماری حکومت کو اطلاع دی یا نہ دی۔ لیکن بالفرض اگر اس نے کوئی اطلاع نہیں بھی دی تھی۔ تو ہمیں محض اس بھروسہ پر نہیں بیٹھ رہنا چاہیئے تھا کہ جب چاہیں گے فیصلہ ہو جائیگا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ خواہ مشرقی پنجاب کی حکومت ہماری کتنی بھی خیرخواہ ہوتی چونکہ پانی بند ہونے سے ہماری فصلوں کو نقصان پہنچنا تھا۔ اسلئے "ہوشیار باش" کے اصول پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے تھا۔ یہ ایک مثال ہے جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہم نہایت اہم معاملات میں بھی کتنی سستی اور بے پرواہی سے کام لے رہے ہیں۔ اور کس طرح محض دوسروں کی نیک دلی کے سہارے پر ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ہمیں اس واقعہ سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور آئندہ ہمارے ارباب حل و عقد کو چاہیئے کہ وہ اپنے مفاد کے پیش نظر ایسی غلطیوں سے پرہیز کریں۔

اگر مشرقی پنجاب کی حکومت کا بیان غلط ہے تو حکومت کو صحیح حالات سے پبلک کو جلد از جلد مطلع کرنا چاہیئے۔ ورنہ رائے عامہ اس کے خلاف سمجھی جائے گی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ پر جماعت احمدیہ سے خطاب

امریکہ۔ ہالینڈ۔ جرمنی اور انگلستان کے نومسلموں کی شاندار قربانیاں

(مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

۲۸ر مارچ ۱۹۴۸ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر "سیر روحانی" کے موضوع کے متعلق اپنی معرکۃ الآراء تقریر شروع کرنے سے قبل چند متفرق باتیں بیان فرمائیں۔ جن میں حضور نے خصوصیت سے امریکہ۔ ہالینڈ۔ جرمنی اور انگلستان کے نومسلموں کی اُن شاندار قربانیوں کا ذکر فرمایا جو اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ احمدیت کے لئے وہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اصل تقریر تو بعد میں کتابی صورت میں انشاء اللہ شائع کی جائے گی۔ سردست حضور کی تقریر کا وہ ابتدائی حصہ جو چند متفرق باتوں پر مشتمل ہے ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے:۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

میں اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے احباب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی چند گھنٹے ہوئے قادیان کے رہنے والوں کی تار آئی ہے کہ ہماری طرف سے حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہدیا جائے۔ اور ہمارے لئے ان سے دُعا کے لئے بھی کہہ دیا جائے۔ اسی طرح امریکہ کی جماعت کی طرف سے بھی تار آئی ہے کہ ہمارا اسلام بھی جماعت تک پہنچا دیا جائے۔ اور دعا کی بھی تحریک کی جائے۔ امریکن جماعتوں نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کا اس سال کا تحریک جدید کا چندہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں دُگنے سے بھی زیادہ ہے، اس سال انہوں نے تحریک جدید میں تین ہزار ڈالر سے بھی زیادہ کا وعدہ کیا ہے۔ ماہوار چندے اور دوسرے چندے ملا کر امریکن جماعتوں کا چندہ دس ہزار ڈالر بنتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ بیس پچیس ہزار روپیہ سالانہ۔ ایک ایسا ملک جو شدید مذہبی تعصب رکھتا ہے۔ اور جو کروڑوں کروڑ روپیہ اسلام کی مخالفت کے لئے اپنے مشنریوں کو دیتا ہے۔ اُس میں ہمارا پچیس ہزار روپیہ سالانہ کا حصہ گو بالکل حقیر نظر آتا ہے۔ مگر اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ یہ حصہ ہم نے کس سے لیا ہے۔ جو رقم ہمیں چھوٹی نظر آتی ہے۔ درحقیقت روحانی طور پر بہت بڑی بن جاتی ہے۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ہر سال جماعت ترقی کر رہی ہے۔ نئے نئے مشن قائم ہو رہے ہیں۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ پرانے نومسلموں میں بھی اخلاص اور ایمان ترقی کر رہا ہے۔ تو ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ ۲۵ ہزار ۲۵ لاکھ کا۔ اور ۲۵ لاکھ ۲۵ کروڑ کا۔ اور ۲۵ کروڑ ۲۵ ارب کا پیش خیمہ بننے والا ہے۔ امریکہ کے علاوہ پرسوں ہی مجھے جرمنی کے متعلق بھی چٹھی ملی ہے۔ ایک جرمن نوجوان جن کا کنزے نام تھا۔ اور جن کا اسلامی نام میں نے عبد الشکور رکھا ہے۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ ہندوستان آئیں۔ خصوصاً جب قادیان پر حملہ ہوا۔ تو وہ بار بار خواہش کرتے تھے کہ اگر میرے لئے پاسپورٹ کا انتظام ہو جائے۔ تو مَیں مرکز کی حفاظت کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ آخر ایک لمبی خط و کتابت کے بعد اب گورنمنٹ برطانیہ نے ہمارے مبلغوں کو اطلاع دی ہے کہ جس قدر سوالات گورنمنٹ کے سامنے اُن کے متعلق تھے۔ وہ سب حل ہو چکے ہیں۔ اور اب انہیں جلد ہی پاسپورٹ دے دیا جائیگا۔ امید ہے کہ پاسپورٹ ملنے پر وہ بہت جلد اسلام سیکھنے اور پھر اپنے ملک میں اسلام پھیلانے کے لئے یہاں پہنچ جائیں گے۔

اسی طرح ایک اور جرمن نومسلم نے بھی ہمارے سوئٹزرلینڈ کے مبلغ کو خط لکھا ہے۔ وہ ہامبرگ کے رہنے والے ہیں کہ پاکستان کے متعلق جو مشکلات ہیں خصوصاً کشمیر کا جو مسئلہ درپیش ہے۔ اُس میں اگر کسی طرح میری خدمات مفید ہو سکتی ہوں تو مَیں اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔ جس محکمہ کو چاہیں میرا نام پیش کر دیں۔

غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جرمنی میں اسلام کی تبلیغ اچھی پھیل رہی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جرمنی اور ہالینڈ میں جو لوگ اسلام لا رہے ہیں۔ ان میں بہت زیادہ جوش پایا جاتا ہے۔ اور وہ بہت اخلاص اور قربانی کے ساتھ تبلیغی دائرہ کو وسیع کر رہے ہیں۔ اُن میں یہ بھی جوش پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے وطنوں کو چھوڑ کر یہاں تعلیم حاصل کریں۔ اور پھر مبلغ بن کر اپنے ملکوں میں واپس جائیں۔ اور اسلام کی اشاعت کریں۔ انگلستان میں یہ بات نہیں۔ اسی طرح امریکہ میں بھی یہ جوش ابھی تک مَیں نے نہیں دیکھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان میں دین کے متعلق بڑا جوش پایا جاتا ہے۔ اور وہ چندے خوب دیتے ہیں۔ مگر مَیں نے اُن میں یہ جوش نہیں دیکھا کہ وہ اپنے وطنوں کو چھوڑ کر آئیں یا جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جرمن نومسلموں میں خاص طور پر یہ بات پائی جاتی ہے خصوصاً کنزے کے ہمارے مبلغ سوئٹزرلینڈ کو خطوط آتے رہتے ہیں کہ کاش مجھے وہاں آنے کی اجازت مل جائے۔ تو مَیں کچھ اسلام کی خدمت کر سکوں۔ اسی طرح ہالینڈ والوں میں بھی بڑا جوش پایا جاتا ہے۔ انگلستان میں اب بڑے عرصہ کے بعد ایک انگریز لفٹیننٹ نے اپنی زندگی اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کی ہے۔ اور اب وہ انگلستان میں ہی تبلیغ پر متعین ہیں۔ مگر اس جوش سے تبلیغ کر رہے ہیں کہ نہایت مسرت حاصل ہوتی ہے۔ چاروں طرف پیدل پھر کر تبلیغ کرتے ہیں۔ گرجوں میں جاتے اور دیوانہ وار تبلیغ کرتے ہیں۔ ایک دفعہ اشتہارات چھپوانے کے لئے اُن کے پاس پیسے نہ تھے۔ تو انہوں نے مزدوری کی اور جو کچھ حاصل ہوا اس سے اشتہارات چھپوا لئے۔ یہ پہلی مثال ہے۔ جو انگلستان میں تیس سالہ جدوجہد کے بعد ہمیں دکھائی دی ہے۔ لیکن جرمن اور ہالینڈ دونوں جلدی جلدی اسلام کی طرف رغبت کر رہے ہیں اور اپنے اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کے لئے اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشاد کے مطابق حفاظت مرکز کے لئے ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو کہ اپنی عمر کا اکثر حصہ گذار چکے ہوں۔ اور اب باقی زندگی کے دن قادیان جا کر عبادت الٰہی میں گذاریں۔ اور وہیں فوت ہو کر مقدس سرزمین میں دفن ہوں۔ لہذا ضلع گوجرانوالہ کی تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں تحریک کر کے ایسے احباب تیار کریں۔ اور ان کی لسٹ تیار کر کے ایک کاپی مرکز میں ناظر آبادی کو اور ایک مجھے ارسال کریں۔

امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

اطلاع مطلوب ہے

نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل احباب کے پتہ جات مطلوب ہیں۔ جس صاحب کو ان میں سے کسی ایک کا علم ہو۔ تو یا اگر خود یہ دوست یہ اعلان پڑھیں تو اپنے اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو بہت جلد اطلاع دیں۔ نظارت بیت المال

۱۔ قریشی محمد شریف صاحب ولد حکیم محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سکنہ ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ۔

۲۔ ماسٹر عنایت اللہ صاحب جو الدار کلرک ۲۲۲۷ ولد منشی نظام الدین صاحب ساکن چھوٹی سیالکوٹ

۳۔ عبد السلام صاحب حلوائی ولد پنڈت محمد عبد اللہ صاحب حلوائی قادیان۔

۴۔ شیخ فضل کریم صاحب پراچہ بی اے ایل ایل بی سکنہ محلہ دار العلوم قادیان۔

پتہ مطلوب ہے

میاں ہدایت اللہ ولد فضل الدین مہاجر سکنہ سکھانند ضلع فیروزپور عمر تقریباً سولہ سال قد لمبا پانچ فٹ۔ رنگ (گورا) گندمی ہے۔

جس دوست کو اس کا علم ہو۔ تو وہ براہ کرم خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ یا خود اگر وہ اس اعلان کو پڑھے۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر ہمیں اطلاع دے۔ کہ وہ کہاں ہے۔ کیونکہ اس کی والدہ بہت فکرمند ہے۔ خاکسار فضل الدین مہاجر فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ۔

جمعہ کی نماز فرض ہے

از مکرم مولوی سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سوآل :- دیہاتوں میں جہاں بوجہ انتفائے شروط ادائے جمعہ فرض نہیں۔ اگر وہاں نیک ارادے سے جمعہ پڑھا جاتا ہو۔ تو فرض کرکے پڑھے یا نفل۔ (۲) جمعہ پڑھ کر بعدہٗ نماز ظہر پڑھی جائے یا اس کا برعکس بھی جائز ہے۔ کوئی نص صریح ہے کہ جمعہ کے بعد نماز ظہر نہ پڑھی جائے

الجواب :- جمعہ کی نماز فرض ہے۔ اور یہ جس جگہ بھی پڑھی جائے۔ بحیثیت فرض نماز کے پڑھی جائے گی اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ خداوند تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللّٰہ وذروا البیع۔ جمعہ کے لئے اذان کا کہنا سعی کا حکم دینا۔ تجارت کو چھوڑ دینے کا ارشاد فرمانا اور کسی طرف توجہ کو مبذول کرنے کو مذموم قرار دینا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ جمعہ کی نماز فرض ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور عمل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ فرض ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ رواح الجمعۃ واجب علی کل محتلم (رواہ النسائی)

دوسری حدیث میں ہے۔ الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم۔ مسلم کی روایت ہے۔ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون یوم الجمعۃ لقد هممت ان آمر رجلاً یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتھم

اسی طرح حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ ان اللّٰہ قد افترض علیکم الجمعۃ فی مقامی ھذا فی شھری ھذا فی عامی ھذا الی یوم القیٰمۃ فریضۃ مکتوبۃ لمن وجد الیھا سبیلا۔ ابن عباس فرماتے ہیں۔ کان رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم یحث علی فعل الجمعۃ فی جماعۃ اکثر من غیرھا کشف الغمہ ص ۲۲۹

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فعلیہ الجمعۃ الا امرأۃ او مسافرا او عبدا او مریضا (رواہ البیہقی)۔ فقہاء امت کا بھی یہی مسلک ہے کہ جمعہ فرض ہے۔ چنانچہ ابن المنذر سے روایت ہے۔ الاجماع علی انھا فرض عین۔ اسی طرح ابن العربی فرماتے ہیں الجمعۃ فرض باجماع الامۃ۔ ابن قدامہ میں لکھا ہے کہ اجمع المسلمون علی وجوب الجمعۃ۔ فرض مذاھب الائمۃ الاربعۃ متفقۃ علی انھا فرض عین نیل الاوطار ۳ ص ۱۹۰

یہ تمام حوالے اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ جمعہ جب بھی پڑھا جائے وہ بحیثیت فرض کے ہوگا۔ اس کا نفل ہونا کسی درجہ میں بھی صحیح نہیں اسی طرح جمعہ ظہر کا بدل ہے۔ جس نے جمعہ پڑھا ہے۔ اس کے لئے ظہر کا پڑھنا بلا ثبوت اور شرعی امر ہوگا۔ یہی عمل بالرائے ہوگا۔ اور یہ دونوں امر ایک مومن کی شان سے بعید ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل صحابہ کرام کا دستور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا اجماع اس امر پر شاہد ہے کہ جمعہ پڑھنے کی صورت میں کسی نے بھی ظہر کی نماز منفرداً یا جماعتی رنگ میں نہیں پڑھی کسی روایت میں بھی اس کا ذکر نہیں آیا۔ بلکہ تمام روایتوں سے یہی پتہ چلتا ہے کہ جمعہ مسقط ظہر ہے۔ جو شخص اس امر کا مدعی ہے کہ جمعہ پڑھنے کے بعد ظہر کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ یا ظہر کا پڑھنا ضروری ہے۔ بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ کیونکہ کسی شرعی امر کا ثبوت بغیر دلیل کے ممکن نہیں۔ حضور نے سالہا سال تک جمعہ پڑھا خلفاء راشدین اس کو فرض سمجھ کر پڑھتے رہے فقہاء امت نے بھی اس کو حیثیت دی اور کسی نے بھی یہ تصریح نہ کی کہ جمعہ پڑھنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھنی چاہیئے۔ پھر یہ کسی کے لئے کس طرح جائز ہے کہ وہ رقیق اجتہادات کا سہارا لے کر ایک ایسی بدعت کو جاری کرنے کی کوشش کرے جس کے اجراء سے خیر القرون کے مسلمانوں کا دامن پاک ہے

یہ امر بے شک درست ہے کہ جمعہ کے وجوب کے لئے بعض ایسی شروط ہیں کہ جن کے بغیر جمعہ صحیح نہیں ہوتا۔ مثلاً جمعہ کے لئے جماعت ایک ایسی شرط ہے کہ اس کے بغیر جمعہ درست نہ ہوگا۔ ایک شخص فرد واحد کے لئے جمعہ کا پڑھنا درست نہیں۔ وہ جمعہ کی بجائے ظہر پڑھے۔ اس کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں جو وجوب جمعہ کا باعث بنتی ہیں۔ لیکن ان کے فقدان کے باوجود اگر کوئی جمعہ پڑھے۔ تو اس کا جمعہ فرض کی صورت میں ہی ادا ہوگا۔ اور وہ اس کی ظہر کے قائمقام بنے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ غلام۔ عورت مریض اور مسافر پر جمعہ واجب نہیں۔ لیکن اگر وہ جمعہ پڑھیں۔ تو ان کی طرف سے یہ بحیثیت فرض ادا ہوگا۔ اور ان کے لئے یہ جائز نہ ہوگا۔ کہ وہ اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھیں۔

پس جمعہ کی نماز فرض ہے۔ کسی صورت میں بھی اس کی حیثیت نفل کی نہ ہوگی۔ اور یہ مسقط ظہر ہے اس کے بعد ظہر کی نماز جائز نہ ہوگی۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ جمعہ کے بعد ظہر کی نماز باجماعت ادا کی جائے یا فرداً فرداً۔ اسی طرح یہ سوال بھی غیر متعلق ہے کہ ایک وقت میں دو فرضوں کا جمع کرنا جائز ہے یا ناجائز قرآن مجید کی تصریح اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول فعل اور صحابہ کرام کا عمل مسلسل اس امر کی تائید کرتا ہے اور اسلام کا یہی منشاء ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اسکے طلباء

تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میرا تعلق ۵ار دسمبر ۱۹۲۹ء سے ہے۔ ہمارے سکول کے موجودہ ہیڈ ماسٹر محترم سید محمود اللہ صاحب ملازمت کے سلسلہ میں افریقہ تشریف لے جا چکے تھے۔ اور اس وقت ان کی جگہ یہاں مجھے سینئر انگلش ٹیچر کے طور پر مقرر کیا گیا۔ ان دنوں سکول کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی محمد دین صاحب تھے جن کی مخلصانہ محنت اور تعلیمی تگ ودو کے نتیجہ میں نہایت سرعت سے سکول ترقی کی منازل طے کرتا گیا۔ یہاں تک کہ حضرت مولوی صاحب کے ریٹائر ہونے اور چند مختصر تبدیلیوں کے بعد محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب نے ۲۲ء سنہ میں افریقہ سے واپس آکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم سے سکول کا چارج سنبھالا۔ دس سال تک سکول ان کی نگرانی میں نہایت کامیابی سے چلتا رہا۔ سکول کی مجموعی تعداد بھی اٹھارہ سو تک پہنچ گئی۔ اور سکول کا نام ادبی اور علمی لحاظ سے پنجاب بھر میں عزت کے ساتھ لیا جانے لگا حتیٰ کہ پنجاب کے ہیڈ ماسٹروں اور ٹیچروں کی ایسوسی ایشن کا گزشتہ سالانہ اجلاس بھی قادیان میں ہی منعقد کیا گیا۔ اور اس میں نامور اور مقتدر معلمین شامل ہوئے۔ گویا ہم اپنے عروج پر پہنچ ہی رہے تھے کہ خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت ہم نے نومبر ۴۷ء میں یہاں چنیوٹ میں آکر دھونی رمائی۔

چنیوٹ میں جو طلباء ہمارے ساتھ آئے وہ تعداد میں بہت ہی تھوڑے تھے بعد میں کچھ اضافہ بھی ہوا لیکن کجا اٹھارہ سو طلباء اور کجا دو صد۔ ہمیں ان مشکلات کا جن سے ہماری مخلص جماعت کے افراد کو آج کل دوچار ہونا پڑا ہے۔ پورا پورا احساس ہے۔ لیکن یہ عارضی روکائیں ہمیں امید ہے جلد دور ہو جائیں گی اور مخلصین جماعت جو جماعتی تنظیم اور مرکزی تربیت کی برکات کو جانتے ہیں ہر ممکن قربانی کرکے اپنے بچوں کو اپنے امام کی ہدایت کے مطابق جسقدر جلد ممکن ہوگا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھیج کر اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے فلاح دارین حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اب جبکہ جلسہ سالانہ اور مشاورت کے موقع پر حال ہی میں حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ جو اپنے بچوں کی طرف سے قومی طور پر ان پر عائد ہوتا ہے۔ دوست اس فرض کی ادائیگی میں خاص اہتمام سے کام لیں گے۔

سر دست ان دوستوں کے علم کے لئے بالخصوص جنہوں نے اپنے بچوں کو آجکل یہاں بھجوا رکھا ہے اور دوسرے احباب کے لئے جو اپنے بچوں کو یہاں بھجوانے کی تیاری کر رہے ہیں چند باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) خالص تعلیمی فضا جو اسوقت خدا تعالےٰ کے فضل سے یہاں پیدا ہو چکی ہے اور محترم ہیڈ ماسٹر صاحب مجھے اس امر کے اظہار کی اجازت دیں ان کی تربیت اور ساعی سے طلباء جس محنت اور شوق سے تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے خوشکن ہے حتیٰ کہ جو بچے آجکل ہمارے پاس موجود ہیں جسقدر انہماک اور توجہ سے وہ آجکل پڑھ رہے ہیں یہ نظارہ سکول کے اپنے طویل قیام میں اس سے پہلے کم از کم میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ چنیوٹ میں مٹی کے تیل کی قلت ہے بہت کو بہت تھوڑا وقت پڑھائی ہو سکتی ہے تمام طور پر بحیثیت مجموعی طلباء کو فرش پر سونا پڑتا ہے اور وہ بھی مختصر بستروں میں (باقی)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ صُلَحَاءُ الْعَرَبِ وَ اَبْدَالُ الشَّامِ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

(از مکرم جناب رشید احمد صاحب چغتائی مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید حیفا فلسطین)

(۲)

احمدیہ مشن حیفا فلسطین کے سمندر کے کنارے پر واقع ہونے کا ذکر کرتے ہوئے کہ جو "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پیشگوئی کی صداقت کی ایک بین دلیل ہے۔

اگر میں اس کے ضمن میں ایک اور پیشگوئی کا پورا ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا ذکر نہ کروں۔ تو گنہگار ٹھہروں گا۔ میری قلم مسیح موعودؑ کی مخلص جانثار جماعت کا ذکر کرکے اُن لوگوں کے ذکر سے رک نہیں سکتی کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں صلحاء العرب اور ابدال الشام کے عظیم الشان خطاب سے نوازا ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی۔ کہ تجھ پر ایمان لانے والی سعید روحیں جہاں دیگر اکناف عالم دیار و بلاد سے تجھ پر درود و سلام بھیجیں گے۔ وہاں یصلون علیک صلحاء العرب و ابدال الشام یعنی بلاد عربیہ کے بھی تجھ پر ایمان لانے والے صلحاء و ابدال درود و سلام بھیجیں گے یا یوں سمجھئے کہ آپ پر ایمان لانے والے عربی لوگ اپنے دوہرے ایمان اور اس کے بعد نیک اعمال بجا لانے کے ساتھ یقینی طور پر صلحاء اور ابدال کا درجہ حاصل کریں گے۔ سو وہ تیرے چشمہ سے معرفت الٰہی کا جام اس کے قحط کے زمانہ میں دوبارہ میسر آجانے اور تیرے ذریعہ روح کی سیرابی اور دلی ٹھنڈک حاصل ہوجانے کی وجہ سے تجھ ایسے محسن کے لئے دعائے خیر کریں گے۔

وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے اس عظیم الشان خطاب سے پہلے سے سرفراز فرما دیا ہوا ہے۔ یا ان کے لئے یہ مقدر کر رکھا تھا "کبابیر" بھی ایسے وجود سے خالی نہیں الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ کہ میں ان صلحاء عرب و ابدال الشام میں سے بعض کو خود اپنی آنکھوں یہاں دیکھا ہے۔ اور خدا کی قسم عشق و محبت سے لبریز دل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انہیں صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہوئے میرے کانوں نے سنا ہے۔ طوالت مضمون کے ڈر سے میں سب کا ذکر نہیں کرسکتا۔ صرف ان میں سے ایک کا ذکر بطور نمونہ یہاں کرتا ہوں۔

ان صلحاء عرب و ابدال الشام میں سے کبابیر میں جو لوگ ہیں۔ اُن میں سے سب سے اول نمبر پر حضرت الحاج صالح عبد القادر العودہ جماعت احمدیہ کبابیر کا نام لکھنے میں میری قلم سبقت لے جانا چاہتی ہے۔ یہ بزرگ عمر کے لحاظ سے ۷۰ سال کو پہنچ رہے ہیں مگر خدا اور اس کے رسول کے لئے ان کا دل نوجوانوں سے بھی جوان ہے۔ اور ان کی قوت ان قوتوں سے بھی سبقت لے گئی ہے۔ یہ اپنے والد حضرت الحاج عبد القادر العودہ کی طرح نہ صرف یہ کہ باقاعدگی کے ساتھ پانچوں نمازیں مسجد میں با جماعت ادا کرتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ وہ اپنے والد بزرگوار کے متعلق بتلاتے ہیں کہ کبھی اُن پر کوئی دن ایسا نہیں چڑھا جب کہ وہ سو رہے ہوں۔ اور تہجد کی نماز کا وقت گذر جائے۔ یہی حالت اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مطابق حضرت الحاج صالح میں پائی جاتی ہے۔ نیکی میں سبقت کے لئے اُن کی یہی مثال کافی ہے۔ کہ کبھی میں نے ایسا نہیں دیکھا۔ کہ جمعہ کی نماز کے لئے ان سے پہلے آنے میں کوئی سبقت لے جاسکے۔ اسی طرح دیگر نمازوں کا حال ہے قرآن مجید سے خاص شغف ہے۔ نیکی کرنے میں کوشش۔

ہمارے یہاں فلسطین میں نومبر سے مارچ تک بارشیں و شدید ٹھنڈی و تیز ہوائیں چلتی ہیں۔ کبابیر میں سمندر کے کنارے قدریجا پہاڑ کی اونچائی پر واقع ہونے کی وجہ سے ٹھنڈی ہوائیں اور بھی زیادہ تیز چلتی ہیں۔ اُن کے ٹھنڈے ہونے اور شدت رفتار کے باعث آدمی کے لئے چلنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت کے ایام میں بھی حضرت الحاج صالح کو کسی بھی نماز کے وقت مسجد سے کبھی غائب نہیں پایا۔

بلکہ ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ ایسی ہی شدید تیز ہوائیں چل رہی تھیں جنہیں مزید ٹھنڈا کرنے کے لئے بارش بھی ان کی مدد کے لئے ہمت سے کام لے رہی تھی۔ عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد میرے پاس آن بیٹھے۔ باتوں میں بارش و سردی کا ذکر ہوا۔ تو انہوں نے بتایا کہ آج عصر کی نماز بارش و شدید ہوا و سردی کے باعث میں نے خیال کیا کہ گھر میں پڑھ لوں۔ مگر پھر کہا کہ نہیں خدا کی رضا تو ایسی ہی سختی اور مکارہ میں نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے سے ملے گی۔ سو خود را ارادہ ترک کرکے مسجد میں آن پہنچا۔ صبح کی نماز کے وقت بھی موسم کی یہی حالت تھی۔ تو میں نے خیال کیا کہ ممکن ہے۔ سردی اور بارش وغیرہ کی وجہ سے کوئی اور نہ آسکا ہو اور اس طرح مسجد خالی رہ جائے۔ اس لئے میں فوراً گھر سے چلا۔ اور میں کوشش کرتا ہوں خصوصاً صبح کی نماز میں اور دوسری نمازوں کے وقت بھی کہ سب سے پہلے مسجد کا دروازہ میں ہی کھولوں۔ حضرت مسیح موعودؑ اور امیر المومنین سے عقیدت۔

خدا کے نیک بندے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح سے ایک والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لیا جائے۔ اُن کے منہ سے علیہ السلام کی دعا فوراً نکلتی ہے۔ گویا وہ موقع کی تلاش میں پہلے سے ہی تیار ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین کا لفظ اور ہماری زبان سے نکلتا ہی ہے کہ وہ فوراً "نَصَرَہُ اللّٰہُ" اللہ اُن کی تائید و نصرت فرماوے) کی دعا سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ چندے وغیرہ کی ہر قسم کی تحریکوں پر حصہ لینے میں سب سے پہل کرنے والے آپ ہوتے ہیں۔

اختصار کا پہلو مدنظر رکھتے ہوئے بھی اُن کا ذکر قدرے لمبا ہو رہا ہے۔ مگر اُن کی عقیدت اور بڑھا ہوا اخلاص اسی بات کا مستحق تھا کہ خدا تعالیٰ کے خطاب "صلحاء العرب و ابدال الشام" سے نوازے گئے ایسے لوگوں کا ذکر اس سے بھی بڑھ کر کیا جائے۔ اور اس دنیا میں بھی ان کا نام روشن کیا جائے۔ ممکن ہے کسی سعید روح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کا یہی ذریعہ بن جائے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

> صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
> اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

دنیوی نعمت سے آپکا حصہ

جہاں اللہ تعالیٰ نے دینی لحاظ سے آپ کو عزت کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ وہاں دنیوی رنگ میں بھی ہر طرح سے حصہ وافر عطا فرمایا۔ آپ کی اولاد پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں وہ سب شادی شدہ ہیں۔ اس طرح پوتے پوتیاں بھی خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا کر دی ہوئی ہیں کہ جو وہ ہیں۔ "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ" کے رنگ میں رنگین ہی نظر آرہے ہیں بڑی دو لڑکیاں الشیخ عبد اللہ العودہ مرحوم جنہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت امام مہدی ہماری اس بستی میں آئے ہیں اور آپ نے ایک اونچا سفید خیمہ یہاں نصب کیا ہے جیسا کہ مفصل گذشتہ مضمون میں بیان ہو چکا ہے کے دونوں بیٹوں سے بیاہی ہوئی ہیں۔ جن میں سے بڑی لڑکی الشیخ عباس کے گھر ہیں۔ آگے ان کی بڑی لڑکی یا بالفاظ دیگر حضرت الحاج صالح العودہ کی بڑی نواسی ہمارے مکرم و محترم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال انچارج احمدیہ مشن فلسطین کے ساتھ بیاہی گئی ہوئی ہیں۔

احمدی عورتوں کا اخلاص

مرد تو الگ رہے عورتیں بھی اپنے اخلاص میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنے اور حضرت امیر المومنین کے لئے دعائیں کرنے میں اپنی عقیدت و اخلاص کا نمونہ آپ ہیں۔

صلحاء العرب و ابدال الشام میں سے کبابیر کے ایسے بزرگوں کے ذکر میں حضرت الحاج احمد عبد القادر العودہ اور حضرت الحاج محمد المغربی کا نام بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ مضمون لمبا نہ ہو جاتا۔ تو میں ان کے متعلق بھی کچھ تحریر کرتا۔ تاہم اُن کے نام کا ذکر کر دینا بھی اس امر کے اظہار کے لئے اور آپ کے درجہ میں کوئی کمی نہیں لاتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے رتبہ میں انسان کے ہاتھوں کمی یا زیادتی کا دخل ہی کہاں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل و رحمت سے حصہ وافر عطا فرماوے اور اُن کی عمروں میں برکت بخشے ان کی اولادوں کو پورے طور پر ان کے اخلاق و عادات اخلاص کو اپنے اندر لینے کی توفیق دے اور سب احمدیوں کے اخلاص و ایمان میں برکت عطا کرے۔ آمین۔ ثم آمین

احمدیہ مشن حیفا فلسطین

احمدیہ مشن حیفا فلسطین کے سمندر کے کنارے پر واقع ہونے کا بیان کرکے اور پھر دوسری قسط میں یہاں کے صلحاء العرب اور ابدال الشام میں سے بعض کا ذکر کرنے کے بعد گذشتہ جنگ کے دوران میں اس جماعت کو آکر دیکھنے والے اپنے ہندوستانی احمدی بھائیوں کی تشریف آوری اور دونوں طرف اس کے اثر کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

گذشتہ جنگ عالمگیر میں جن احمدی بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے بلاد عربیہ میں جنگی خدمات کے سلسلہ میں آنے کی توفیق دی اور انہوں نے کبابیر حیفا میں ان مخلص احمدی احباب سے ملاقات کی وہ اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنے والے صلحاء عرب و ابدال الشام میں سے بعض کا شرف زیارت حاصل کیا جب کہ زائرین کے رجسٹر میں درج شدہ ان کی تحریروں سے نظر آتا ہے۔ جو کہ ان کی قلبی کیفیت کا اظہار کرتی ہیں

دوسری طرف ہمارے عربی احمدی بھائی بھی ہندوستان کے اپنے احمدی احباب بالخصوص قادیان مہبط انوار وحی الٰہی سے آنے والوں کی زیارت کرکے انتہائی خوشی پاتے ہیں۔ یہ ملاقاتیں مختلف جہت میں دونوں طرف ازدیاد ایمان و معرفت کا ذریعہ بنتی رہیں۔

یہاں تشریف لانے والے پر لے عہدیدار اچھے یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ جتنے بھی ہندوستانی احمدی بھائی یہاں جنگ کے سلسلہ میں آتے رہے ہیں سوائے چند احباب کے تقریباً سب ہی فوجی میں اچھے عہدے

رکھنے والے صاحب عزت تھے۔ چنانچہ لفٹیننٹ کرنل اور دو تین میجر صاحبان اور کئی کپتان اور صوبیدار جمعدار اور بہت سے فوجی صاحبان یہاں تشریف لائے۔

اس کا اثر

جہاں انہیں دیکھ کر روحانی لحاظ سے ایمان میں زیادتی حاصل کی۔ وہاں یہ بھی خوشی اور اثر ہمارے یہاں کے احمدیوں نے محسوس کیا کہ خدا کے فضل سے دنیاوی لحاظ سے بھی جہاں یہ جماعت معمولی جماعت نہیں بلکہ بڑے بڑے ذی وجاہت عزت اور صاحب خطاب لوگ ہماری جماعت میں موجود ہیں

وہ بھی حصہ پاتے ہیں۔ سو دنیوی حیثیت سے بھی مسیح موعود کی جماعت کی یہ شان دیکھ کر اور بھی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اور اس خوشی کو ۱۹۴۵ء میں محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی یہاں تشریف آوری نے چار چاند لگا دیئے۔ جو روحانی ایمان کی زیادتی اور جسمانی خوشی کا بہت بڑا ذریعہ بنی

احباب کی یاد

یہ عربی احمدی بھائی اپنے ملنے والے ان سب احمدی احباب کو اکثر یاد کرتے اور ان کے ذکر خیر کو تازہ رکھتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص بڑھائے۔ اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین اللھم زد فزد۔

موجودہ حالات

آج کل فلسطین میں جو خطرناک حالات رونما ہیں۔ وہ اخبار بین طبقہ سے مخفی نہیں۔ قارئین کرام کو مختصراً یہ بتلا دینا ہی کافی ہے۔ کہ جو حالت مشرقی پنجاب میں وقوع پذیر ہوئی۔ وہی یہاں ہو رہی ہے۔ فسادات کی وجہ سے ان کے کاروبار بند ہیں۔ عام ضروریات کی چیزوں کے ضمن میں گرانی سے ہی پریشانی نہیں۔ بلکہ ان کے حصول میں از حد مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ عام ٹریفک ہی قریباً بند ہے بلکہ جو بھڑک بہت اس کا سلسلہ جاری ہے اس پر بھی بموں اور گولیوں کی بارش کے خطرہ کا بادل ہر وقت چھایا رہتا ہے۔ جو اکثر برس پڑتا ہے۔ حیفا کے متعلق تو یہاں کے اخبار نویس یوں درج کرتے ہیں۔ کہ اہل حیفا گولیوں کی سنسناہٹ میں سوتے اور بموں کے پھٹنے کی آوازوں میں بیدار ہوتے ہیں۔ غرضیکہ ہر طرح سے امن برباد ہے۔

دعا کی درخواست

ان حالات میں اپنے ان احمدی بھائیوں اور ان کی بستی کی حفاظت کے لئے احباب کرام بہت بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ کے ذریعہ خاص نصرت سے انہیں ہر دکھ و مصیبت سے اپنے ہی فضل:

کو ہم سے بچائے رکھے۔ اور چونکہ طبعی طور پر یہ حالات ہماری تبلیغ میں اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اس لئے مزید درخواست ہے کہ احباب دعا فرما دیں جو اللہ تعالیٰ تبلیغ کے راستہ میں ہر قسم کی روکوں کو جلد از جلد دور فرمائے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والی جماعتیں کثرت سے یہاں پیدا ہو سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل

بالآخر میں بڑے ادب سے اپنے مسلمان بھائیوں سے خصوصاً عرض کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کو آپ کے ملک میں مبعوث کر کے آپ کی عزت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ آپ لوگ خوش نصیب ہیں۔ کہ جن کے زمانہ میں وہ موعود شخص جس کی انتظار کرتے کرتے ہزاروں لاکھوں ہی ترستے ہوئے کہ اے کاش وہ امام مہدی کا زمانہ پالیں فوت ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ان کے زمانہ میں پیدا فرمایا پس آپ کو دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ موت کا علم نہیں کہ کب اس کا وقت آ جائے۔ اور جلد انہیں قبول کر کے آپ کی جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ محروم رہ جائیں اور دور دراز علاقوں کے لوگ اس نعمت سے فیضیاب ہو جائیں۔ ایسی صورت میں آپ قیامت کے دن اپنے نفسوں پر بے حد افسوس کرنے والے ہوں گے کہ خدا تمہارے پاس یہ ایمان و معرفت کا چشمہ جاری فرمایا مگر ہم نے اس سے آج کی زندگی کے لئے آب حیات نہ پی لیا۔ اور یہ کہہ کر پہلوں کی طرح کف افسوس نہ ملنے پڑے کہ یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یا ویلتی لم اتخذ فلانا خلیلا (پ ۱۹) ترجمہ: اے کاش کہ اختیار کر لیتا میں بھی اس رسول کے ساتھ اپنا راستہ اور ہائے افسوس کاش کہ میں نہ بناتا فلاں شخص کو اپنا دوست جو کہ مجھے ایمان لانے سے روکتا ہے)

قرآن مجید میں پہلی امتوں اور انبیاء کی مثالیں

خدارا سوچیں اور پھر سوچیں قرآن مجید نے بار بار پہلی امتوں اور انبیاء کی مثالیں اسی لئے بیان کی ہیں کہ لوگ آئندہ کے لئے غور و فکر سے کام لیں جیسا کہ فرمایا

ویضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون (پ ۱۳) تاکہ آئندہ ٹھوکر سے بچیں۔ جو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر اصلاح خلق کے لئے کھڑا ہوا۔ اس کو قبول کر لینے اور اس پر ایمان لے آنے والے لوگوں کے متعلق آپ قرآن مجید میں لکھا پاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت انہیں کے شامل حال ہوئی مگر انکار کرنے والے اور مخالفت کرنے والے خدا کے فضل سے دور اور خدا کے غضب

کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئے۔

آپ کے دلوں میں عزت و احترام

آج آپ لوگ کن لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آیا وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے شخص کو قبول کر کے اس کی آواز پر لبیک کہنے والے اور اس پر ایمان لانے والوں میں شامل ہوئے یا وہ جو انکار کی راہ اختیار کئے گئے۔ یقیناً ان پر ایمان لے آنے والوں پر ہی آپ کی نظر انصاف پڑتی ہے۔ اور ان کے حق میں دعائیں نکلتی ہیں۔ کہ جنہوں نے خدا کے ماموروں کو قبول کیا اور ہر طرح سے ان کی مدد اور خدا کی اس زمانہ میں آواز کو پھیلانے کے واسطے کھڑے ہو گئے۔ جب کہ نہ ماننے والے ان کو جھوٹا ہی سمجھتے رہے اور جیسے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اکثر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ویسے ہی بے شمار قسم کے نشانات دیکھ لینے کے بعد بھی ان ماموروں پر اعتراضات ہی کرتے رہے ہیں قرآن مجید نے ایسے ہی اعتراضات کو بھی بیان کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وضاحت کے ساتھ قرآن مجید میں پہلے لوگوں کے متعلق یہ بتا کر کہ ولقد اهلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتهم رسلهم بالبینات .... فرماتا ہے۔ .... ثم جعلنکم خلئف فی الارض من بعدهم لننظر کیف تعملون (پ ۱۱)۔ ترجمہ:۔ اور ہم نے کئی اقوام تم سے پہلے ہلاک کر دیں اس لئے کہ ان کے پاس ان کے زمانہ میں رسول کئی قسم کے کھلے نشانات کے ساتھ آئے۔ مگر وہ ایمان نہ لائے۔ اور لوجہ لوگوں اس ظلم کمانے کے اس سزا کو پہنچے۔ اب ہم نے تمہیں اس زمین میں ان

کے بعد جانشین بنایا ہے تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیا کرتے ہو۔ سو یقین جانیں۔ کہ یہی وقت آپ کے بعد آنے والے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لینے والی جماعت ہی عزت سے یاد کی جائے گی۔ اور آپ کا انکار کر جانے والوں کی اولادیں انہیں کوسیں گی۔ کہ کیوں ہمارے ان آباؤ اجداد نے باوجود آپ کا زمانہ پانے کے قبول نہ کر لیا اور محروم رہے۔

حضرت مسیح موعود صادق مامور من اللہ ہیں

پس میں یہ کہتے ہوئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچے مہدی و مصلح آخر الزمان ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید اور ان کے حق میں نشانات صاف اس امر پر دلیل ہیں کہ آپ صادق و راستباز اور مؤید من اللہ ہیں نہ کہ نعوذ باللہ مفتری من اللہ۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم صلاح الدین صاحب ناصر خلف خانبہادر ابو الہاشم خانصاحب مرحوم

مکرمی محترمی قاضی اکمل صاحب کا ایک مضمون بعنوان "دیسی جوتا پہنو" روزنامہ الفضل مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۸ء میں نظر سے گذرا۔ اس کے مطالعے سے حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اچانک یاد آ گئے۔ آپ کی شخصیت کوئی معمولی شخصیت نہ تھی۔ ہمارے جماعت کے بڑے سے لے کر چھوٹے تک ہر کوئی آپ کے تقویٰ طہارت اور سادگی کا دل سے مداح ہے۔ آپ واقعی دنیا میں چلتے پھرتے فرشتہ تھے۔ آپ کا ہر کام ہمارے لئے ایک عملی نمونہ ہے۔ جو آپ عملی طور پر ہمیں دکھا گئے۔ آپ کی سادگی لباس سے کبھی یہ ظاہر نہ ہوتا تھا کہ آپ کو دنیاوی علم خصوصاً انگریزی زبان پر عبور حاصل ہے۔ آپ ہمیشہ ہندوستانی لباس پہنا کرتے تھے۔ جس کو دیکھ کر ایک اجنبی آدمی آپ کی علمیت کا اندازہ ہی نہ کر سکتا تھا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے۔ کہ باہر سے آنے والے جب حضرت مولوی صاحب کی ملاقات کی خواہش کرتے۔ اور جب ان کو مولوی صاحب سے شرف ملاقات حاصل ہوتا یا تو وہ ان کی سادگی کو دیکھ کر وہ جاتے اور تعریف کئے بغیر نہ رہ سکتے۔ مجھے اس وقت چند سطور میں حضرت مولوی صاحب مرحوم کے سوانح میں سے لباس یعنی جوتے کے بارے ایک واقعہ عرض کرنا ہے۔ جس سے مولوی صاحب کے خاندان نبوت سے عشق اور ان کی خدمت کا بے پناہ جذبہ ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کی عادت تھی کہ آپ ہمیشہ دیسی جوتا پہنا کرتے تھے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ سے جوتا آپ کے پاؤں کو تکلیف دیتا اس جگہ سے کٹوا کر پہنا کرتے تھے۔ جس میں سے آپ کے پاؤں باہر نظر آتے تھے۔

واقعہ یوں ہے کہ کسی عید کے موقعہ پر خاکسار برادرم عبد الرشید ابن ہارون الرشید صاحب ایڈووکیٹ لاہور کے ہمراہ قادیان میں نماز عصر کے بعد ناصر بوچوک میں سے گذر رہے تھے۔ کہ مسجد مبارک کے نیچے سے حضرت مولوی صاحب مرحوم عجب گھبراہٹ اور بے چینی میں آتے ہوئے دکھائی دئے۔ خاکسار نے یہ بھانپ کر کہ مولوی صاحب کسی چیز کی تلاش میں ہیں۔ ان سے آگے بڑھ کر دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضرت اماں جان (حضرت ام المومنین مدظلہا العالی) کے گھر کی بجلی خراب ہو گئی۔ جلدی کسی بجلی کے ماہر کو بلا لاؤ۔ اس پر خاکسار نے عرض کیا کہ یہ صاحب بھی کچھ بجلی کے کام سے واقف ہے۔ دیکھ لیتا ہوں۔ اگر درست نہ ہو سکے تو پھر بجلی والے کو بلوا لیا جائے۔ اس پر مولوی صاحب جلدی جلدی مجھے ساتھ لے کر مسجد مبارک کے سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ خاکسار نے اس وقت انگریزی جوتے پہن رکھے تھے۔ جس کے تسمے کھولتے ہوتے کچھ دیر لگی۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ ایسے جوتے نہ پہنا کرو۔ جو تو اب حاصل کرنے میں روک بنیں۔

اس کے بعد بجلی تو دو چار اور دوستوں کی مدد سے درست ہو گئی۔ مگر مولوی صاحب کے یہ الفاظ اب تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں اور وہ بے چینی اور گھبراہٹ جس کا اس وقت مولوی صاحب اظہار کر رہے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق اور خدمت کے جذبہ کا پتہ دیتی ہے مجھے افسوس ہے ابتک حضرت مولوی صاحب مرحوم کے اس نصیحت پر عمل پیرا نہیں ہو سکا۔

آخر میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ حضرت مولوی صاحب مرحوم کے سوانح حیات کے بارے میں بہت ہی کم دوستوں نے قلم اٹھایا ہے۔ امید ہے وہ دوست جن کو مولوی صاحب کے قرب میں زیادہ عرصہ رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ کچھ نہ کچھ ضرور تحریر فرمائیں گے۔ تاکہ اس غیر معمولی شخصیت کے سوانح حیات سے دوسرے احباب بھی آگاہ ہوں جس کو کہ قرآن کریم انگریزی کا ترجمہ کرنے اور قادیان کے مقامی امارت کے ایک لمبے عرصے تک خدمت کرنے کا فخر حاصل ہے۔

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کی والدہ ۵ ماہ حال بعارضہ بخار اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد الرحیم دو گانوالی ضلع سیالکوٹ

(۲) مورخہ ۹ اپریل ۱۹۴۸ء بروز جمعۃ المبارک برادرم قریشی عطاء اللہ صاحب محرر لنگر خانہ بیت المال کی اہلیہ صاحبہ بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ نہایت ہی نیک اور صالحہ خاتون تھیں احباب ان کی بلندی درجات و مغفرت کیلئے دعا فرما کر مشکور فرماویں۔ خاکسار۔ محمد عبد اللہ قریشی ہیڈ کلرک نظارت بیت المال

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کہاں ہیں

عبد اللہ خان صاحب دکاندار دار البرکات قادیان وصیت ۵۴۶۳

مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر دار الفضل قادیان وصیت ۵۴۶۷

چوہدری سلطان محمد صاحب اٹھوالی دار الفتوح ر ر ۵۴۶۸

غلام حسین صاحب ولد نور الدین صاحب سکنہ ہرسیاں ضلع گورداسپور وصیت ۵۴۷۲

حکیم شیخ عبد الرحمن صاحب نو مسلم حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان وصیت ۵۴۹۵

چوہدری عنایت اللہ صاحب دار الفتوح کلرک امانت جائیداد وصیت ۵۴۹۷

ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وصیت ۵۴۹۹

صوبیدار عبد الحمید صاحب ہیڈ کوارٹر کسٹم کمانڈ رانچی وصیت ۵۵۰۹

قریشی محمد حسین صاحب پنشنر میں مسوری پٹیالہ وصیت ۵۵۱۴

سید غلام مصطفےٰ صاحب سکنہ اوڑین ہزاریگر وصیت ۵۵۲۱

چوہدری قمر دین صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان وصیت ۵۵۲۷

سید محمد ناصر شاہ صاحب قادیان وصیت ۵۵۲۸

سیدہ وزیر بیگم بنت پیر حاجی احمد صاحب ہوشیار پور وصیت ۵۵۳۴

شیخ محمد ابراہیم صاحب سبزی فروش بنگہ ضلع جالندھر وصیت ۵۵۴۸

شیخ کمال الدین دکاندار بنگہ ضلع جالندھر وصیت ۵۵۵۰

چوہدری محمد حسین صاحب دار البرکات غربی قادیان وصیت ۵۵۵۵

محمد حسین صاحب آدھر ر قادیان وصیت ۵۵۶۸

محمد علی صاحب ٹنگا رماچھیاں ضلع گورداسپور وصیت ۵۵۷۱

مولا بخش صاحب ولد مولا صاحب دار الرحمت قادیان ۵۵۷۶

محمد سلیمان قریشی دار الانوار قادیان وصیت ۵۵۸۰

محمد حسین صاحب کارکن دفتر جائیداد وصیت ۵۵۸۸

چوہدری عبد الکریم صاحب ڈار ولد جان محمد صاحب دار الرحمت قادیان وصیت ۵۵۹۱

چوہدری عنایت اللہ صاحب ولد مولا بخش صاحب وصیت ۵۵۹۵

مبارک احمد خانصاحب ولد سندھی خان دہلی ر ۵۵۹۷

شیخ محمد بخش صاحب ریڈر ابانہ کشمیر ر ۵۶۰۷

محمد مستقیم صاحب ولد ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب فیروز پور وصیت ۵۶۱۱

جمعدار صوفی رحیم بخش صاحب میمناڈ وصیت ۵۶۱۳

غلام محمد صاحب ولد حفیظ اللہ صاحب برج ورکس بیاس امرتسر وصیت ۵۶۱۵

ممتاز بیگم صاحبہ استانی گرلز سکول قادیان وصیت ۵۶۱۶

مرزا عزیز احمد صاحب کلرک ایم ای ایس ڈلہوزی وصیت ۵۶۲۳

لفٹنٹ رحمت اللہ صاحب بمبئی ۵۶۴۳

طیبہ خاتون بنت چوہدری ابو الہاشم خانصاحب قادیان ۵۶۴۴

محمد اسمٰعیل صاحب سابق کارکن بیت المال ر ر ۵۶۵۲

چوہدری محمد رفیق صاحب کوٹھی سیٹھ اللہ دین والا قادیان ۵۶۶۵

بی بی مریم خاتون صاحبہ بیوہ مولوی منظور حسین صاحب مرحوم بھاگلپور ۵۶۷۵

عبد اللہ خان صاحب جگنی ضلع لدھیانہ وصیت ۵۶۸۱

حافظ عبد اللطیف صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم وصیت ۵۶۹۶

گلاب الدین ولد فقیر علی صاحب گاں گور ضلع گورداسپور وصیت ۵۶۱۴

محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر ڈھر مسالہ ضلع کانگڑہ وصیت ۵۶۲۸

عصمت اللہ خانصاحب ولد ملک نیاز محمد صاحب قادیان وصیت ۵۶۳۳

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبد اللہ جان خان سب جج درجہ اول پشاور

بمقدمہ محمد اعظم خان محمد اکرم خان پسران محمد اکبر خان مسماۃ یاقوت جان بیوہ محمد اکبر خان ساکنان محلہ کشمیری شہر پشاور مدعیان

بنام

غلام محی الدین وغیرہ ساکنان مذکور مدعا علیہم

دعوےٰ دخلیابی ایک عدد مکان ۱/۲

بنام غلام محمد ولد حاجی غلام نبی سکنہ کراکوری مارکیٹ بمبئی ۶ عبد الرشید شمشاد ولد حاجی غلام فروٹ مرچنٹ گنج منڈی راولپنڈی مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں کئی دفعہ سمنات بنام تعمیل مدعا علیہم ۳ و ۶ عدالت ہذا سے جاری ہو چکے ہیں مگر ہر دو مدعا علیہم مذکورہ بالا عدم پتہ بیان ہوتے ہیں چونکہ معمولی طریقہ پر مدعا علیہم مذکور کی اصالتاً تعمیل ہونی مشکل ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم ۳ و ۶ مذکورہ بالا جاری ہو کر لکھا جاتا ہے کہ وہ برائے پیروی مقدمہ اصالتاً و وکالتاً حسب تاریخ مورخہ ۵-۴۸ کو حاضر عدالت ہذا ہوں۔ بصورت عدم حاضری انکے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ آج مورخہ ۱۰-۴-۴۸ کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم

مہر عدالت

مشرقی پنجاب میں راشن ختم

شملہ ۱۸ر اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب کے راشن شدہ شہروں میں یکم مئی سے اجناس خوردنی کا راشن اُڑا دیا گیا ہے۔

مالکانِ راشن ڈپو پر جرمانہ

لاہور ۱۹ر اپریل۔ سول لائنز وارڈ کے دو مالکان ڈپو بیر شاد اور عائشہ بیگم و عزیز بیگم پر لاہور کے راشننگ کنٹرولر نے علی الترتیب دس روپے اور پندرہ روپے جرمانہ کیا ہے۔ ان میں سے ایک نے گاہکوں کو چینی دینے سے انکار کیا اور دوسرے نے زیادہ قیمت وصول کی۔

مہاجر اور انصار استانیوں سے جداگانہ سلوک

لاہور ۱۹ر اپریل۔ کارپوریشن نے جن چھ مہاجر جے وی پاس استانیوں کو علیحدگی کا نوٹس دیا ہے اُن استانیوں کی ایک ترجمان محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ نے نمائندہ الفضل سے اپنی اور اپنی دیگر رفقا کار استانیوں کی طرف سے ایجوکیشن آفیسر کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ افسوس کارپوریشن میں مہاجر اور انصار ملازموں سے سلوک کے دو مختلف پیمانے ہیں مثلاً جیسا کہ ظاہر ہے جے وی پاس استانیاں کام کر رہی ہیں۔ وہ تو کام کر رہی ہیں لیکن ہمیں جواب دیا جا رہا ہے۔ اور جب ان کی تعلیمی صفات کا حوالہ دیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے وہ مستقل ہیں اور جب ہم یہ کہتی ہیں کہ ہم بھی مستقل ہیں۔ اور ہماری سروس بیس بیس سالہ ہے تو وہ مخصوص نہیں سمجھا جاتا۔

محترمہ ہاجرہ بیگم نے کہا۔ ہم اپنے گذشتہ تجربے کی بنا پر کارپوریشن کو یقین دلاسکتی ہیں کہ ہم بہتر سے بہتر نتائج دکھا سکیں گی۔ ہمیں محض مہاجر جان کر ہم سے سوتیلی بہنوں کا سا سلوک نہ کیا جائے اور اس وقت تک ملازمت سے علیحدہ نہ کیا جائے جب تک کارپوریشن مہاجر و انصار مستقل و غیر مستقل کی تمیز کو اُڑا کر تمام اس تعلیمی معیار کی استانیوں کو علیحدہ کرنے کا فیصلہ نہ کرے۔

گودھرا میں فساد!

گودھرا ۱۸ر اپریل۔ آج صبح گودھرا میں دو گروپ کے افراد نے ایک دوسرے پر خشت باری

علاقہ مشمار میں عرب افواج کی زبردست فتح!

یہودی فوج کا کمانڈر ہلاک ہوگیا

دمشق ۱۸ر اپریل فلسطین عربوں کے کمانڈر کے ایک اعلامیہ میں ان اطلاعات کی تردید کی گئی ہے کہ فوزی القاوقجی کی زیر کمان عرب فوجیں مشمار کے علاقہ میں گھر گئی ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خبر فلسطین کے متعلق امریکی رویہ کو متاثر کرنے کے لئے یہودیوں نے گھڑی تھی۔ یہ واضح ہے کہ اس خبر کا مقصود دنیا کی رائے کو گمراہ کرنا اور عرب فوجوں کو پریشانی میں مبتلا کرنا تھا۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مشمار کے علاقہ میں اپنے توپخانہ کی وجہ سے عربوں کا پلہ بھاری ہے۔ اور ایک جوابی حملے کو بالکل ناکام کر دیا گیا۔

۱۸۰ یہودی مارے گئے جن میں ہگانہ کا ایک کمانڈر بھی شامل ہے۔ ہلاک شدہ عربوں کی تعداد ۲۸ اور مجروحین کی تعداد ۴۸ ہے۔ عربوں کو مال غنیمت میں ۳ بھاری بکتر بند گاڑیاں۔ ۹ لاریاں اور بہت سا گولہ بارود ہاتھ لگا۔

اور پتھراؤ کیا جس سے تین اشخاص زخمی ہوگئے بعد میں شہر کے مختلف حصوں میں ایک دوسرے پر گولیاں چلانے کی اطلاع ملی ہے۔ سات مکان بھی جلا دیئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فائر بریگیڈ نے آگ کو بجھانے میں مدد دی۔ اور آگ کو پھیلنے سے بچا لیا۔ اگرچہ پوری اطلاعات نہیں ملیں لیکن کہا جاتا ہے کہ رات کو حالات پُرسکون ہوگئے۔

کتب خانوں کی تقسیم کے لئے حکومت پاکستان کا مطالبہ

کراچی ۱۸ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ تقسیم ہند سے قبل جو کتب خانے حکومت ہند کی ملک تھے ان کی تقسیم بہت جلد عمل میں لائی جائے۔ حکومت ہند سے اس مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے حکومت پاکستان کی وزارت داخلہ کے عہدیدار عنقریب دہلی بہت جلد روانہ ہونے والے ہیں۔

وہ کتب اور ذخائر جو غیر منقسمہ مرکزی حکومت ہند کی ملک میں تھے اُن کے متعلق مجلس تقسیم نے فیصلہ کیا تھا کہ پاکستان کو اس کا حصہ ملنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں کتابوں کی قیمت وار فہرست مرتب کی جائے گی۔

سیکیورٹی کونسل کی قرارداد

بقیہ صفحہ اوّل

(۱) اتحادی اقوام کی طرف سے مسئلہ کشمیر کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو پانچ ممبروں پر مشتمل ہو۔ یہ کمیشن ہندوستان جائے اور دونوں حکومتوں کے تعاون اور اشتراک سے کونسل کے مقرر کردہ طریق کے مطابق مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی کوشش کرے۔

(۲) پاکستان کو چاہیئے کہ وہ کشمیر کی جنگ روکنے کے لئے اس عنصر کو جو کشمیر کا باشندہ نہیں۔ بلکہ جنگ کے لئے وہاں گیا ہوا ہے کشمیر کی حدود سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

(۳) جب یہ عنصر کشمیر سے پوری طرح نکل جائے اور جنگ بند ہو جائے تو پھر انڈین یونین شہری نظم و نسق برقرار رکھنے کی خاطر ایک محدود تعداد کے سوا باقی ہندوستانی فوج کو واپس بلالے۔ وہاں رہنے والی فوج حتی الامکان سرحدی علاقوں میں متعین کی جائے۔

(۴) حکومت ہند استصواب رائے کی غرض سے ایک ایسا ادارہ قائم کرے جس میں تمام بڑی بڑی سیاسی جماعتوں کو اپنے نمائندے نامزد کرنے کا حق حاصل ہو۔ اس ادارے کو وزارت کے مساوی اختیارات حاصل ہوں۔

(۵) اگر نظم و نسق کے لئے مقامی فوجیں ناکافی ہوں تو کمیشن پاکستان اور ہندوستان کے متحدہ فیصلہ سے دونوں حکومتوں میں سے کسی ایک سے فوج طلب کرے۔

(۶) حکومت ہند اس امر کی ذمہ داری لے کہ استصواب میں کسی قسم کا دباؤ یا ظلم وغیرہ استعمال نہیں کیا جائیگا۔ اور بلا امتیاز مذہب و ملت سب کے لئے رائے دینے کی پوری آسانیاں بہم پہنچائی جائینگی۔

(۷) حکومت ہند کو بھی چاہیئے کہ وہ ایسے تمام لوگوں کو کشمیر کی حدود سے نکال دے جو وہاں کے باشندے نہیں اور جو ۱۴ر اگست کے بعد غیر آئینی مقاصد کے لئے وہاں داخل ہوئے۔

(۸) انڈین یونین کشمیر کے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے اور ریاست کے اُن شہریوں کو جو فسادات کی وجہ سے ریاست سے چلے گئے ہیں واپس آنیکی دعوت دے تاکہ وہ استصواب رائے میں حصہ لے سکیں۔

(۹) استصواب رائے کے بعد کمیشن سیکیورٹی کونسل کو رپورٹ کرے کہ استصواب آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طریق سے ہوا ہے۔

سیکیورٹی کونسل کے صدر نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا۔ مجھے امید ہے کہ یہ قرارداد ہندوستان اور پاکستان دونوں قبول کرینگے کیونکہ یہ انتہائی غور و فکر اور پوری احتیاط کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔

کینیڈا کے نمائندے نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا یہ اس مسئلہ کا بہترین حل ہے ہم نے اسے کامل اتفاق سے تیار کیا ہے چینی نمائندہ نے کہا۔ قرارداد میں پُرامن استصواب کی کافی گنجائش ہے۔ برطانیہ کے نمائندے مسٹر فلپ نوئل بیکر نے کہا۔ آزادانہ اور دیانتدارانہ تعاون کے بغیر کوئی سکیم کامیاب نہیں ہوسکتی۔ وقت بہت کم ہے۔ اگر استصواب ہونا ہے تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر شروع ہو جانا چاہیئے۔ اگر استصواب نہ ہوا تو انتہائی نازک صورت پیدا ہو جائے گی۔ امریکہ کے نمائندے نے کہا مجوزہ سکیم میں دونوں حکومتوں کے مشورہ سے مناسب ترمیم ہوسکتی ہے یہ قرارداد ٹھونسی نہیں جاسکتی بلکہ یہ دونوں حکومتوں کے درمیان مفاہمت کی ایک راہ پیش کرتی ہے۔

اعلان

مکرمی و محترمی چوہدری فتح محمد صاحب سیال و محترمی سید ولی اللہ شاہ صاحب و دیگر بزرگان سلسلہ کے اعزاز میں جماعت لاہور کا ایک عام جلسہ مورخہ ۲۱ر اپریل ۱۹۴۸ء بروز بدھ بعد نماز ظہر ۲ بجے بمقام رتن باغ منعقد ہوگا۔ جماعت اپنے جذبات عقیدت و محبت پیش کریگی۔ جس میں یہ بزرگ جنہوں نے حفاظت مرکز کے سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں اٹھائی ہیں جماعت کو خطاب کریں گے۔ جملہ احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ سے قبل خود تشریف لائیں اور اپنے دوستوں کو اس اجلاس میں شمولیت کی تحریک کریں۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ والسلام

خاکسار ملک غلام محمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ لاہور